بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماھنامہ اخبار احمدیہ مغربی جرمنی

نگران و مدیر
لئیق احمد منیر

معاونت و کتابت
مقصود الحق
طاہر محمود گجراتی

ملنے کا پتہ
Wieckstraße 24
2 Hamburg 54
Tel. 040 / 40 55 60

جلد ۴ — ماہ نومبر ۱۹۸۵ — شمارہ ۱۰-۱۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت پاکستان پہنچ گئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چار ماہ کے طویل غیر ملکی دورے کے بعد بخیریت ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے دوست حضور کی صحت اور درازی عمر کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

فرانکفرٹ اور ہمبرگ میں اجتماع خدام الاحمدیہ اور جلسہ ظہور مہدی کا انعقاد

مؤرخہ ۹ نومبر کو مسجد فضل عمر ہمبرگ میں اجتماع خدام الاحمدیہ اور جلسہ ظہور مہدی کا انعقاد ہوا۔ حاضری تقریباً یکصد تھی۔ مستورات نے بھی کثرت سے شرکت کی پروگرام کا آغاز صبح تقریباً گیارہ بجے خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات سے ہوا جسمیں تلاوت۔ نظم۔ تقاریر اور معلومات عامہ کے مقابلہ جات ہوئے دوپہر کو نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کی گئیں۔ بعدہٗ ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال۔ دوڑ۔ تین ٹانگ دوڑ اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات ہوئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں میں آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ شام چار بجے اجتماعی کھانا کھایا گیا۔ کھانے کے بعد جلسہ ظہور مہدی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم ملک غلام عباس صاحب مکرم سلیمان عثمان صاحب مکرم کلیم بوا کچے صاحب اور مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے تقاریر کیں اور ثابت کیا کہ امام مہدی کی آمد چودھویں صدی کا یہی مقدر وقت تھی اور آپ اس صدی کے شروع میں مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات آپ کے شامل حال رہیں۔ دعا اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے ساتھ یہ پُر رونق اجلاس اختتا[illegible]

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:...............

ادارتیہ

چودھویں صدی اختتام کو پہنچی

اسلامی کیلنڈر کی اہم ترین صدی اب اختتام کو پہنچ گئی ہے۔ یہ صدی ۹ نومبر کو ختم ہوگئی ہے۔ اس صدی کو اسقدر اہمیت کیوں حاصل ہے اس کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم احادیث اور بزرگان امت نے اس صدی میں ایک ایسے بابرکت وجود کے آنے کی خبر دی تھی جسکے ذریعے مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی عظمت و شوکت واپس ملنا تھی اور جسکے ذریعے اسلام نے دلائل و براہین کے ساتھ تمام دنیا کے مذاہب پر غالب آنا تھا۔ اور جسکے ذریعے خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم ہونا تھا اور جسکے ذریعہ تمام انسانوں کی زبانوں نے سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ورد کرنا تھا۔ جس کے ذریعہ عیسائیت کی بظاہر پرشوکت عمارت کو منہدم ہونا تھا جسکے ذریعے کسر صلیب قتل خنزیر وضع حرب ہونا تھا جسکے ذریعے دجال اور یاجوج و ماجوج کی قوتوں کو پاش پاش ہونا تھا۔ جسکے ذریعے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بدعات کا غلط رسومات غلط عقائد اور غیر اسلامی نظریات کا خاتمہ ہوکر اسلام کا روشن اور تابناک چہرہ دنیا میں چمکنا تھا۔

ہاں وہ مسیح پاک۔ مہدی موعود اس صدی میں پیدا ہوا اور جس نے آکر یہ اعلان کیا۔

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر

میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

خدا تعالیٰ نے آپکے چودھویں صدی میں آنے کی خبر قرآن کریم میں یوں دی تھی

اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ

ترجمہ:۔ اے لوگو ہم نے تمھاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسیطرح جسطرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سلسلہ کی مشابہت حضرت موسےٰ علیہ السلام سے دی ہے اس جگہ درحقیقت آنحضور صلعم کے سلسلہ کی مشابہت موسوی سلسلہ سے دکھائی گئی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام انبیاء پر قرآن مجید سے ثابت ہے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے علاوہ بھی کئی اور تشریعی انبیاء گزرے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے خاص حکمت کاملہ سے سلسلہ محمدیہ کی مشابہت سلسلہ موسویہ سے بیان کی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی اہم ترین کڑی وہ موعود وجود تھا جسنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کے بعد کے آخری زمانہ میں آکر آپکے مشن کو تکمیل تک پہنچانا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنا تھا۔ اور وہ موعود وجود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ذات تھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے پورے چودہ سو سال بعد مبعوث ہوئے چنانچہ آنحضور صلعم کا سلسلہ جو قیامت تک ہے اس سلسلہ کے آخر میں بھی ایک ایسے موعود وجود نے آنا تھا۔ اسی لئے احادیث میں موعود مہدی کا ذکر اسی مشابہت کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین اسی زمانہ میں مبعوث ہوئے جس زمانہ کی نشان دہی آنحضور صلعم نے کی تھی اور آپکی صداقت میں زمین و آسمان سے ان گنت نشانات ظاہر ہوئے۔ چاند اور سورج نے پیشگوئی کے مطابق رمضان میں گرہن ہوکر آپکی صداقت کو ثابت کیا۔ مسلمانوں اور زمانے کے بگاڑ نے آپکے اسی زمانہ میں آنے کی ضرورت کو بزرگان امت کی زبانوں سے یوں کہلوایا

امام مہدی آخرالزماں بیا وقت است ۔ نہ ہم از تو شدہ کی ظہور یا قسمت

یعنی اے امام آخرالزماں آکر تیرے آنے کا وقت آن پہنچا ہے اے قسمت تیرا ظہور کب ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اس جگہ اس بات کا لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ میرا یہ دعویٰ کہ میں مسیح موعود ہوں ایک ایسا دعویٰ ہے جسکے ظہور کی طرف مسلمانوں کے تمام فرقوں کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں اور احادیث نبویہ کی متواتر پیشگوئیوں کو پڑھکر ہر شخص

اخبار احمدیہ

برلن میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع

مورخہ 26 اکتوبر بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ برلن کا اجتماع منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر ورزشی اور علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ 11 بجے پروگرام کا آغاز کھیلوں سے ہوا جس میں۔ لمبی دوڑ۔ تین ٹانگ دوڑ۔ کلائی پکڑنا۔ اور ٹیبل ٹینس کے مقابلہ جات ہوئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔

لمبی دوڑ:۔ اول زاہد احمد شاہ صاحب۔ دوم کریم احمد ورک صاحب

تین ٹانگ دوڑ:۔ اول۔ ندیم الرحمان صاحب + کریم احمد ورک صاحب

دوم:۔ نصیر احمد صاحب + غلام محمد صاحب

کلائی پکڑنا:۔ اول سلطان احمد اعوان صاحب۔ دوم نصیر الحق صاحب

ٹیبل ٹینس:۔ اول:۔ ندیم الرحمان صاحب دوم ملک مظفر احمد صاحب

کھیلوں کے بعد اجتماعی کھانا کھایا گیا۔ مکرم حبیب اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ نے کھانا پکانے کے فرائض سرانجام دیئے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا پوزیشن مندرجہ ذیل دوستوں نے حاصل کیں۔

تلاوت:۔ اول میاں نصیر احمد صاحب دوم:۔ کریم احمد ورک صاحب

نظم:۔ اول:۔ میاں نصیر احمد صاحب دوم:۔ ضیاء الدین ضیاء صاحب

اذان:۔ اول میاں نصیر احمد صاحب دوم کریم احمد ورک صاحب

تقاریر:۔ اول ندیم الرحمان صاحب دوم میاں نصیر احمد صاحب

معلومات عامہ:۔ اول میاں نصیر احمد صاحب دوم:۔ غلام احمد اعوان صاحب

آخر میں مکرم لئیق احمد صاحب مبلغ نے خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ شام [illegible] اختتام کو پہنچا۔

★ مورخہ 30 اکتوبر کو مکرم لئیق احمد صاحب مبلغ نے ایک چرچ کی دعوت پر چرچ جا کر تقریباً بیس افراد اور پادری کے ساتھ اسلام اور احمدیت پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم کلیم لواکچے صاحب بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ گفتگو ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔ مکرم لئیق صاحب نے مختصراً اسلام کا تعارف کروایا۔ بعد میں شرکاء کی طرف کئے گئے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ خدا کے فضل سے گفتگو بہت اچھے ماحول میں سنجیدہ افراد کے ساتھ ہوئی اور اسلام کے بارہ میں ان افراد کے سنے ہوئے عجیب و غریب نظریات کا ازالہ کرنے کی توفیق ملی۔ خاص طور پر اسلام میں عورتوں کا مقام موضوع گفتگو رہا۔ نیز اسلامی جنگوں کی وجوہات اور اسلام کن مواقع پر جنگ کرنے کی اجازت دیتا ہے کا موضوع زیر بحث رہا۔ اس موقعہ پر اسلامی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا

عیدالاضحیٰ کی تقاریب

فرانکفورٹ:۔ امسال عیدالاضحیٰ مورخہ ۱۹ اکتوبر بروز اتوار منائی گئی مسجد نور فرانکفورٹ میں نماز عید مکرم [illegible] خان صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی نے پڑھائی۔ قریباً تین صد احباب نے شرکت کی۔ پاکستانیوں کے علاوہ جرمن اور دیگر ممالک کے مسلمانوں نے نماز ادا کی۔

ہمبرگ:۔ مسجد فضل عمر ہمبرگ میں مکرم شفیق احمد صاحب مبلغ نے نماز عید پڑھائی۔ جرمن، مصری، ترک اور یوگوسلاوین مسلمانوں سمیت دو صد احباب نے نماز میں شرکت کی

فرانکفورٹ | فرانکفورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع

مورخہ ۹ نومبر کو صبح ۱۰ بجے مسجد نور کے بالمقابل کھیل کے میدان میں شروع ہوا۔ تلاوت نظم و عہد کے بعد مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب قائد مجلس فرانکفورٹ نے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی دعا کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز فٹ بال میچ کے ذریعہ ہوا جسکے بعد [illegible] کا مقابلہ ہوا اور پھر سو اور چار سو میٹر کی دوڑیں ہوئیں۔ بعد دوپہر نماز ظہر و عصر کے بعد انتخاب برائے قائد مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفورٹ عمل میں آیا جس میں خدام کی کثرت رائے نے مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب کے حق میں رائے دی۔ محترم صدر مجلس مرکزیہ کی خدمت میں انکا نام برائے منظوری ارسال کر دیا گیا ہے۔ بعد ازیں مقابلہ جات برائے حسن قرأت و نظم خوانی منعقد ہوئے جسکے بعد مقابلہ تقاریر ہوا۔ اور پھر عام دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جس میں خدام نے سامعین کے سامنے آکر سوالات کے جواب دیئے۔ آخر میں موقع کی مناسبت سے مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے "چودھویں صدی ہجری میں مہدی معہود کی بعثت کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی جس دوران غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔ آخر میں مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب قائد مجلس نے انعامات تقسیم فرمائے اور بعد دعا اجتماع کا اختتام ہوا۔

* ——— *

مسجد نور فرانکفورٹ میں جرمن سمجھنے والے غیر از جماعت افراد کیلئے چودھویں صدی کے اختتام پر اجلاس کا اہتمام

مورخہ 8 نومبر بروز ہفتہ مسجد نور فرانکفورٹ میں ایسے غیر از جماعت افراد کیلئے جو جرمن سمجھتے ہیں اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں 25 سے زائد جرمن اور مختلف بلاد اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اجلاس میں منصور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے ان اسلامی اور پرانے نوشتوں کی پیشگوئیوں کی وضاحت کی جن میں چودھویں صدی ہجری میں امام مہدی معہود کی بعثت مقدر تھی۔ اس اجلاس میں [illegible] حاضرین کو یہ پیغام دیا گیا کہ [illegible] دنیا کیلئے اور بالخصوص [illegible] اسلام کیلئے دو راستے کھلے ہیں یعنی یا تو ان پیشگوئیوں کو جو خدا کے انبیاء کے منہ سے نکلیں یک قلم رد کر دیا جائے جو ایک دینی روح رکھنے والے انسان کیلئے ممکن نہیں۔ اور یا اسی صدی میں اُس واحد دعویدار کو قبول کر لیا جائے جس کے حق میں زمینی و آسمانی نشانات پورے ہوئے۔ اس اجلاس کی خبر SACHSENHAUSER BRUCKE میں نمایاں رنگ میں شائع ہوئی جس کے نمائندہ نے اس اجلاس میں شرکت کی تھی۔

مغربی جرمنی میں مختلف جماعتہائے احمدیہ میں چودھویں صدی کے اختتام پر جلسوں کا انعقاد

مغربی جرمنی میں مختلف جماعتہائے احمدیہ میں چودھویں صدی کے اختتام پر مورخہ ۹ نومبر کو جلسوں کا انعقاد ہوا جن میں غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ سب جماعتوں میں قبل ازیں اس موضوع پر ضروری مواد ارسال کر دیا گیا تھا جن جماعتوں کیطرف سے ان اجلاسات کی رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

نیورن برگ :- جماعت نیورن برگ نے اس جلسہ کا اہتمام شہر کے مشہور Stadt پارک کے ہال میں کیا اور اس امر کی اطلاع دو روز قبل مقامی کثیر الاشاعت اخبار نیورن برگ ناخرشٹن کے ذریعہ کی گئی جسے پڑھ کر چار غیر پاکستانی افراد شمولیت کیلئے آئے۔ اس جلسہ میں مکرم شہزادہ قمر الدین جلشر صاحب۔ مکرم کوثر باجوہ صاحب اور مکرم محمد ریاض سیفی صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں جس کے بعد سامعین کے ساتھ سوالات جوابات کا پروگرام بھی رہا۔ ۱۵ غیر از جماعت پاکستانی دوستوں نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

راڈے فورم والڈ :- جماعت راڈے فورم والڈ نے اس جلسہ کا اہتمام ایک مقامی سکول کے ہال میں کیا جس میں احباب جماعت نیز غیر از جماعت دوستوں کے علاوہ صحافی بھی موجود تھے مکرم عبدالرحیم احمد صدر جماعت نے تقریر فرمائی قابل ذکر امر یہ ہے کہ اخبار Radevormwalder Anzeiger نے تصویر اور جامع رپورٹ کے ساتھ اس اجلاس کی خبر نمایاں رنگ میں شائع کی۔

کولن :- جماعت کولن میں اجلاس مکرم مبارک احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں مکرم رانا محمد خالد صاحب اور مکرم قمر الاسلام سلیم صاحب نے تقاریر کیں۔ جس کے بعد سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور آخر میں مکرم صدر صاحب جماعت کولن نے اختتامی کلمات فرمائے۔

گوپنگن :- جماعت گوپنگن کے اجلاس میں دس سے زائد غیر از جماعت افراد شریک ہوئے اور مکرم طاہر محمود صاحب سیکرٹری جماعت نے تفصیلی حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔

سارلینڈ :- جماعت سارلینڈ کے اجلاس میں مکرم چوہدری احسان احمد صاحب صدر جماعت نے حاضرین کے سامنے "بعثت مہدی معہود چودھویں صدی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور احمدی احباب اور حاضرین نے اس موضوع پر گفتگو کی۔

نوئے برگ :- جماعت نوئے برگ کے اجلاس میں غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے سید کلیم اللہ شاہ صدر جماعت اور نجات الدین رشدی صاحب نے تقاریر کیں

آخن :- جماعت آخن کے اجلاس میں دس افراد غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں عبدالحق رحمٰن صاحب، عرفان احمد صاحب اور مبشر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

علاوہ ازیں جماعتہائے احمدیہ Bietigheim Karlsruhe - Stuttgart سے بھی اجلاسات کے انعقاد کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب جلسوں کو حاضرین کے لئے بابرکت بنائے اور بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرانکفورٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے درج ذیل قرآنی دعا کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

"اے میرے رب اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں"

احباب یہ دعا کثرت سے پڑھتے رہا کریں

ایک سچے مسلمان کی شادی کے تقاضے کیا ہیں ؟ !

کیا آپکو علم ہے کہ انسان شادی کیوں کرتا ہے ؟ اور اس بارے میں اسلام نے ہمیں کیا راہنمائی فرمائی ہے ؟؟ کیا آپکو یہ پتہ ہے کہ جو تہذیب اسلام نے سکھائی ہے اس میں شادی محض ایک جسمانی ملاپ کا نام نہیں کیونکہ اس میں تو حیوان بھی انسان کے ساتھ اشتراک رکھتے ہیں۔ اسلام نے جس شادی کا تصور پیش کیا ہے وہ جہاں ایک طرف ذہنی سکون کا باعث ہے وہاں دوسری طرف زندگی کی بہت بنیادی اور ضروری ذمہ داریوں کی ادائیگی کا نام ہے۔ اسلام میں شادی تو ایک فرد کی تکمیل کو کہتے ہیں جبکہ وہ معاشرہ میں عملی زندگی کا آغاز کرتا ہے اور ایک نئی نسل کی بنیاد ڈالتا ہے تو کیا صرف نئی نسل کی بنیاد ڈال دینا ہی شادی ہے ؟ نہیں بلکہ اس کے نتیجہ میں اپنی اور اولاد کی تربیت کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ اور جدوجہد ہے جو موت تک ختم ہونیکا نام نہیں لیتا اور ہاں اگر اس جدوجہد میں خدا کے فضل کے ساتھ کامیابی ہو تو موت تک اسکے شیریں پھل اسی زندگی میں ملتے رہتے ہیں۔ اور آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی جنتوں کی شکل میں نصیب ہوتے ہیں۔ اپنے ماحول میں دیکھتے نہیں کہ بدقسمتی سے جن کی اولاد بگڑ جاتی ہے وہ والدین کس تلخی اور بے چینی کی زندگی گزارتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ سبکو اس سے محفوظ رکھے آمین۔ اور جن کی اولاد سعادت مند اور دین و دنیا کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہو وہ کسطرح خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور خدا کا شکر ادا کرتے ان کی زبانیں نہیں تھکتیں۔ اگر آپ اس خوشی اور دلی سکون کی زندگی کے طلبگار ہیں تو آئیے ہم آپکو بتائیں کہ بعض راہیں ایسی ہیں جو بظاہر بڑی خوشنما دکھائی دیتی ہیں لیکن جب وہ منزل پر پہنچاتی ہیں تو وہ منزل اتنی دکھ بھری ہے کہ انسان گھبرا کر یا آنکھیں بند کر لیتا ہے یا واپسی کی سوچتا ہے لیکن دونوں ہی چیزیں ممکن نہیں رہتیں۔ قربان جائیے اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے تو ہمیں پہلے ہی فرما دیا تھا کہ "بعض لوگ حسن کی خاطر شادی کرتے ہیں اور بعض مال کی خاطر اور بعض ایسے ہیں کہ دین کی خاطر شادی کرتے ہیں۔ دیکھو دین کو ہی فوقیت دیتے رہنا ورنہ تمہارے ہاتھ ہمیشہ غبار آلود رہیں گے"۔ ہمارے آقا صلعم کو ہماری عائلی زندگی کی کتنی تڑپ تھی اور اُسے محفوظ اور پرسکون بنانے کیلئے آپ نے کیا کیا کچھ نہ کہا۔ وعظ و نصیحت کے کتنے ہی خطبات ارشاد فرما دیئے۔ کیا ہم اُن سے اپنے کان بند کر لیں ؟ اور آنکھیں موند کر ایک ایسے گڑھے میں جا پڑیں جس میں تلخی بے چینی اور پریشانیوں

"گو اس امر سے اکثر احمدی واقف ہیں لیکن بطور یاد دہانی ہر احمدی کو اس بات سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی احمدی نوجوان غیر مسلم مقامی خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس امر کی اجازت جماعت سے حاصل کرے جو تمام کیسوں میں غور کر کے اور حالات کا جائزہ لے کر اجازت دے گی ورنہ یہ جماعتی نظام کی خلاف ورزی متصور ہوگی"

کی آگ بھڑک رہی ہو۔ ہمارا آقا تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں ان راستوں پر چلاتا ہے جن کا انجام ایک پر سکون اور جنتی زندگی پر ہوتا ہے۔ ہمارے مخاطب بعض ظاہری حسن و آسائش سے فریب خوردہ نوجوان ہیں جو اپنے آقا کی آواز پر کان دھرے بغیر اسلامی تعلیم کی روح کو سمجھے بنا شریعت کی بعض اجازتوں کی بد استعمالی کرتے ہوئے روحانی خوشبو سے عاری پھولوں کو گلے کا ہار بنا لیتے ہیں جن کی پتیاں بہت جلد سوکھ کر بکھر جاتی ہیں اور اپنے پیچھے نوکیلے کانٹے چھوڑ جاتی ہیں۔ جن سے تمام عمر نباہ کرنا پڑتا ہے اور تکلیف، رنج اور پشیمانی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ یہ کیفیت اس شادی کی ہے جو دینی اغراض سے بے پرواہ ہو کر محض حسن و دولت پر فریفتہ ہو کر کی جائے۔

آئیے اپنے ماحول کی طرف دیکھیں ایک ایسا معاشرہ نظر آئیگا جو مادی چکا چوند سے یوں آراستہ ہے کہ ظاہر بین آنکھ کو خیرہ کیے دیتا ہے لیکن ایک صاحب بصیرت جب اسے دیکھتا ہے تو ایک ایسے پھوڑے کی مانند ہے جو بڑا چمکدار ہو لیکن اسے پھوڑو تو سوائے بدبودار پیپ کے کچھ نہ نکلے۔ اس قوم کے ساتھ بعضوں کے کچھ مادی مفاد وابستہ ہیں۔ ایسے مفادات کو تکمیل اور ہمیشگی بخشنے کے لئے کچھ دھوکہ خوردہ نوجوان اس معاشرہ کی پروردہ خواتین سے شادی کا ارادہ کرتے ہیں۔ یہ بجا کہ ہر قوم میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے بھی جس سے کوئی قوم مستثنیٰ نہیں۔ یورپ میں بھی وہ لوگ ہیں جو بڑی سعید فطرت رکھتے ہیں۔ ان میں کچھ وہ ہیں جو حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور وہ بھی جن کے ذہن آلودگیوں سے پاک ہیں اور کسی نیک اثر کے تحت وہ کل اسلام کے سایہ تلے ہونگے۔ اگر ایسی سعید فطرت اور آلودگیوں سے پاک وجود کا انتخاب کیا جائے تو بابرکت ہوگا۔ لیکن اکثر کیا ہوتا ہے؟ کہ محض دنیوی اغراض ہی ذہن کو ایک مہلک قدم اٹھانے پر مائل کیے دیتے ہیں اور پھر اس اقدام کے نتیجہ میں وہ گھرانہ تشکیل پاتا ہے جس میں مادی حسن و دولت کی شرطیں تو پوری اترتی ہیں لیکن دینی اغراض گھر کی چوکھٹ پر پڑے رہتے ہیں جو قدموں تلے اس بری طرح روندی جاتی ہیں کہ پھر تباہی کا دھانہ کھل جاتا ہے۔ خوشی، سکون قلب، روحانی مسرتیں، اولاد کی خوشیاں سب کی سب ایک ریلے میں بہہ جاتی ہیں۔ اور حسرتیں دلوں کی مکین بنتی ہیں کہ انسان کہہ اٹھتا ہے

یالیتنی کنت ترابا۔ کاش میں مٹی کا ایک ڈھیر ہوتا۔ مجھ میں احساس نہ ہوتے۔ غیرت نہ ہوتی۔ نظروں کے سامنے ہوتا تماشا بھی ہوتا مجھ پر اثر نہ کرتا۔ لیکن انسان مٹی تو نہیں۔ وہ احساس و جذبات سے عاری بھی نہیں۔ جو شخص اسلامی اقدار میں پروردہ ہو وہ کیسا بھی گیا گزرا کیوں نہ ہو اپنی اقدار کا سودا تو نہیں کر سکتا۔ وہ ایک مدت کیلئے اپنی آنکھیں بند بھی کرے تو بھی کبھی اسکو اپنی آنکھیں کھولنی ہی پڑتی ہیں اور جب آنکھیں کھل جائیں تو منظر بڑا ہی تکلیف دہ ہے۔ کون ہے جو اپنے گھرانہ اپنی اولاد کو اپنی نظروں کے سامنے اسلامی بنیادی انسانی اخلاق و اقدار کو روندتے ہوئے دیکھ سکتا ہے؟ کیا یہ عظیم نقصان نہیں؟ کیا یہ ہم خاک آلود ہاتھ نہیں جنکے بارہ میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ فرمایا تھا؟ کیا چند سالوں کی دنیوی آسائش کی خاطر زندگی کی ایسی بازی لگا دینا دانشمندی ہوگی؟ یہ وعظ سنکر بعض چہ میگوئیاں سنائی دیتی ہیں۔ بعض مخالفانہ آوازیں اٹھتی ہیں۔ آئیے ہم سنتے ہیں کہ وہ کیا کہتی ہیں۔

"اسلام نے تو اہل کتاب سے شادی کی اجازت دی ہے"

بجا درست ! لیکن اسلام نے اس سے پہلے مسلمانوں
سے ماہین تو شادی کی کوئی روک نہیں لگائی تب
بھی آنحضرت صلعم نے نفع و نقصان کا ایک ذخیرہ چھوڑ رکھا
ہیں کہ ہوشیار رہنا مسلمانو! آپس میں بھی شادی
کا قدم اٹھانے سے قبل آپ اس بات کا خیال رکھنا
دعائیں کرنا تدبیر کرنا۔ کفو دیکھنا پھر فیصلہ کرنا۔ تو
کیا اہل کتاب کے بارہ میں صرف یہ دیکھیں گے کہ چونکہ
اجازت ہے اس لئے آنکھیں بند کر کے کود پڑو! نیک فطرت
نیکی کا اثر قبول کرنے والی اہل کتاب جو آج یا کل اسلام
تک آجائیگی تو صحیح انتخاب ہے۔ بات تو ان اہل کتب
کی ہو رہی ہے جو مغرب کے معاشرہ میں انتہائی انحطاط
کی کیفیت سے گذر رہے ہیں۔ کیا انکی صرف یہ خوبی اس اہم
فیصلہ کیلئے کافی ہے کہ وہ اہل کتاب ہیں؟ یہ تو
گھاٹے کا سودہ ہوا۔ ایک اور آواز اٹھتی ہے کہ
نامی مسلمان جرنیلوں نے بھی عیسائی یا یہود خواتین
سے شادیاں کیں۔ پہلے ایسے باکردار مسلم جرنیل تو
ہوں جن میں جسمانی شجاعت سے بڑھکر اخلاق و کردار
کی مضبوطی تھی۔ جو قوم کے اخلاق کے بھی محافظ تھے
جنہوں نے نیکی کا اثر قبول کرنیوالی اُن غیر مسلم خواتین
سے نکاح کیا جن کی کایا انہوں نے دلوں کے اندر
ایسی پلٹی کہ وہ خواتین اسلام کا ثمر بن گئیں۔
جنہوں نے تربیت اولاد کا حق ادا کر دیا۔ کیا ان مسلم
جرنیلوں نے کسی ملک میں کوئی دنیوی مفاد حاصل کرنے
کیلئے یہ قدم اسطرح اٹھایا تھا کہ اخلاقی انحطاط کے شکار
افراد کے ساتھ کورٹ شپ کرتے رہے تھے اور پھر
رشتے جیتے تھے؟؟ ہرگز نہیں۔ اس تصویر کا دوسرا
رُخ بھی دیکھیں کہ بدقسمت مسلمانوں نے

جو مسلم جرنیل نہیں تھے بے سوچے سمجھے غیر محتاط انداز میں اس
میدان میں قدم رکھا تھا اسکا نتیجہ کیا نکلا؟ کیا اس
کے نتیجہ میں دشمن اسلام کی صفوں میں نہیں گھس گیا تھا؟
اب احمدیت کے ذریعہ اسلام کی صفیں اور طاقت صرف
اخلاق پر مبنی ہے کیا غیر کو ان صفوں کو توڑنے کی
اجازت دیں گے کہ خود اور آئندہ نسل غلبہ اسلام
کی مہم کی اس فوج کی اخلاقی و روحانی طاقت میں رخنہ
پیدا کر دے۔ اور وہ نسل جو اسکی سپاہی بننا تھی
مخالفانہ تحریک و اقدار کی علمبردار ہو جائے۔
کیا وہ جماعت جو اس دور ثانی میں احیاء اسلام کا علم
لے کر نکلی ہے اپنے افراد کی حفاظت نہ کرے گی؟ اور
کیا اس غرض سے ان کے لئے انہی کے اخلاق و روحانی
مفاد کو محفوظ رکھنے کیلئے کوئی راہنمائی نہ کرے گی؟
کیوں نہیں بلکہ اس فوج کی مانند جو عام پبلک سے
جدا ہوتی ہے جس کے ڈسپلن کے تقاضے زیادہ سخت
ہوتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کیلئے جو اسلام کی فوج
ہے اسلامی روح کو ضائع ہونے سے بچانے کی غرض
سے زیادہ قربانی دینے والا ڈسپلن ضروری ہے۔
اس لئے ہم ہر احمدی سے کہتے ہیں کہ اس دور
کے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے۔ دین کو
دنیا پر مقدم کرو۔ اپنے جسمانی رشتے کی بنیاد اخلاق
اور دین پر رکھو۔ اس راہ میں تمہیں دنیا کی کشش
اپنی طرف مائل نہ کرے۔ اپنی نسلوں کے دین
کی حفاظت کیلئے قربانی دو۔ کیا اپنی ہی
اولاد کی خاطر قربانی نہ دو گے! جبکہ خدا تعالیٰ
بھی یہی کہتا ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:....................